اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم جمعہ

جلد ۲۹ | ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۰ھ ش | ۲ محرم ۱۳۶۰ ہجری | ۳۰ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۴

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـــــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

تحریکِ جدید سال ہفتم کے وعدوں میں سُستی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

برادرانِ جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سال تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں جہاں شروع میں نہایت چستی سے جماعتوں نے کام کیا تھا۔ وہاں جلسہ کے بعد تمام سالوں سے زیادہ سُستی ہوئی ہے۔ سینکڑوں افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہونچے۔

میں یہ تو نہیں مان سکتا۔ کہ جماعت کے مخلصین تھک گئے ہیں۔ ہاں شائد جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دوستوں کو فرصت نہ ملی ہو۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے بقیہ دوست اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کریں۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے جس راستے پر آپ چھ سال تک چلے ہیں۔ اب چار سال باقی کے لئے اس میں کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو اس اعلان کے بعد نئے جوش کے ساتھ چندوں کی فہرستیں تیار کرنے میں یا نامکمل فہرستوں کے مکمل کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ جزاھم اللہ خیرًا۔

اس کے علاوہ سال گزشتہ اور سالہائے ماسبق کے چندوں کے جلد از جلد وصول کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کیجائے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

قادیان ۲۸ صلح ۱۳۲۰ ہش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لاہور سے آج صبح دس بجے تحریر فرماتے ہیں کہ کل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو یہاں پہونچنے پر سلی کی شکائت ہو گئی۔ اور کچھ دیر بعد حرارت ہو گئی۔ آج صبح بھی طبیعت ویسی ہی ہے احباب سے صحت کی دعا کے لئے درخواست ہے۔حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو گزشتہ رات گھبراہٹ کی شکائت ہو گئی۔لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے تھوڑی دیر کے بعد دور ہو گئی۔ اور رات کے چار بجے تک آرام رہا۔ پھر انتڑی کے درد کی شکائت زیادہ ہو گئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مونگ ضلع گجرات بھیجے گئے۔

تکبر اور ریا سے بچو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا بقایا رہتا ہے۔ انہیں بھی اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔میں نے بار بار کہا ہے۔کہ اگر وہ چندہ نہیں دے سکتے تو مجھ سے معافی لے لیں۔ اور جو لوگ دے سکتے ہیں۔وہ جلد سے جلد دینے کا انتظام کریں۔ وہ شخص جو چندہ دینے کی طاقت تو نہیں رکھتا مگر معافی بھی نہیں مانگتا۔ وہ متکبر ہے۔کیونکہ وہ دنیا کو یہ دکھانا چاہتا ہے۔کہ اس نے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ وہ اسے ادا کرے گا۔مگر حالت یہ ہے۔کہ وہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور پھر ریا اس پر اس قدر غالب ہے۔کہ معافی بھی نہیں مانگتا۔پس وہ متکبر ہے اور وہ جو توفیق کے باوجود ادا نہیں کرتا نادہند ہے اسے کس نے مجبور کیا تھا۔کہ اس تحریک میں اپنا وعدہ لکھوائے۔سوائے ایسی تحریک کے جیسے ایک مومن دوسرے مومن کو تحریک کرتا ہے۔پس اس تحریک میں شامل ہونا اس کی اپنی خوشی پر منحصر تھا۔ اور جبکہ اس نے طوعی طور پر چندہ لکھوایا۔ تو یہ نہائت ہی قابل شرم بات ہے۔کہ ایک انسان وعدہ تو اپنی مرضی اور خوشی سے کرے۔مگر اسے پورا نہ کرے۔پس میں ان تمام لوگوں کو جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں۔کہ وہ جلد سے جلد اپنے بقائے پورے کریں۔تاکہ ثواب کی جگہ انہیں عذاب نہ ملے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو وہ احباب بغور پڑھیں۔جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا بقایا ہے۔ اور وہ جن کا چھٹے سال کا چندہ واجب الادا ہے۔ اور جن کا وعدہ ہی جنوری یا فروری کا ہے۔ یا اس سے بھی آگے کا۔ وہ بھی اپنی رقم ادا کریں۔لیکن جن میں وعدہ کرنے کے بعد ادا کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ وہ حضور سے معافی لے لیں۔مگر وہ اپنی توفیق و طاقت کا اندازہ وہ کریں جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حلقہ لائل پور کے لئے مبلغ

مجھے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اضلاع لائل پور۔جھنگ۔سرگودہا۔اور شیخوپورہ میں تبلیغ کرنے کے لئے لائل پور کو مرکز بنا کر یہاں بھیجا گیا ہے۔اس لئے ان اضلاع کے جو احمدی احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ پر ارشاد کے مطابق اپنے غیر احمدی رشتہ داروں یا دوستوں وغیرہ کے دیہات اور علاقوں میں ساتھ جا کر تبلیغ کرا سکیں۔وہ مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

خاکسار محمد یار عارف مسجد فضل امین پور بازار لائلپور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کے حقیقی آفتاب و ماہتاب

"تمام امور مقبولوں کے ہی اثر وجود سے ہوتے ہیں۔ اور ان کے انفاس پاک سے اور ان کی برکات سے یہ جہان آباد ہو رہا ہے۔ انہی کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں۔اور انہی کی برکت سے دنیا میں امن رہتا ہے۔ اور وبائیں دور ہوتی ہیں۔ اور فساد مٹائے جاتے ہیں۔ اور انہی کی برکت سے دنیا دار لوگ اپنی تدابیر میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور انہی کی برکت سے چاند نکلتا ہے۔ اور سورج چمکتا ہے۔ وہ دنیا کے نور ہیں۔جب تک وہ اپنے وجود نوعی کے لحاظ سے دنیا میں ہیں دنیا منور ہے۔ اور ان کے وجود نوعی کے خاتمہ کے ساتھ ہی دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔کیونکہ حقیقی آفتاب و ماہتاب دنیا کے وہی ہیں بنی آدم کی مرادات بلکہ زندگی کا مدار وہی لوگ ہیں۔ اور بنی آدم کیا ہر ایک مخلوق کے ثبات اور قیام کا مدار اور رمنات وہی ہیں۔ اگر وہ نہ ہوں تو پھر دیکھو کہ بتوں سے کیا حاصل ہے اور تدبیروں سے کیا حاصل۔ یہ ایک نہائت باریک بھید ہے۔جس کے سمجھنے کے لئے صرف اس دنیا کی عقل کافی نہیں۔بلکہ وہ نور درکار ہے۔جو عارفوں کو ملتا ہے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۸۔۱۹)

مجلس خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا پروگرام

۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش بروز جمعرات

۱ اجلاس اول

ساڑھے نو بجے سے ایک بجے تک :۔ زیر صدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی اے آکسن صدر مجلس خدام الاحمدیہ

تلاوت قرآن کریم و نظم

مختصر رپورٹ سال گزشتہ	جنرل سیکرٹری
اسلامی عبادات کی حقیقی روح	سید بہاول شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر ۲۰ منٹ
نوجوانانِ احمدیت کی ذمہ داریاں	مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل "
ترقی اقوام پر نوجوانوں کی صحت جسمانی کا اثر	محمود احمد صاحب بی۔اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور "
اسلامی اخلاق کی بنیاد اساسی	شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر "
مقصد احمدیت اور اشاعت علوم اسلام	پیر صلاح الدین صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی قائد مجلس خدام الاحمدیہ فیروزپور "
نوجوان صحابہ کا اسوۂ حسنہ اور ہمارا لائحہ عمل	خلیل احمد ناصر "

صدارتی ارشادات

دوسرا اجلاس ½۲ بعد نماز ظہر و عصر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تقریر فرمائیں گے

تیسرا اجلاس ½۸ بجے بعد نماز عشاء

اجلاس عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ

۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش بروز جمعہ

۹ بجے صبح سے بارہ بجے تک اجتماعی ورزشی مقابلے

نوٹ :۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مقامی و بیرونی جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل کے سامنے والے میدان میں دیسی کھیلوں کے مقابلہ میں حصہ لیں گے۔ ½۸ بجے بعد نماز عشاء (۱) اہمیت ایثار (۲) برکات استقلال کے موضوع پر مسجد اقصیٰ میں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ہو گا۔

ضروری نوٹ :۔ (۱) جلسہ مسجد اقصیٰ میں ہو گا۔جہاں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا جائیگا انشاء اللہ (۲) ۷ ماہ تبلیغ کے مقابلوں

سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

تیسری حدیث:- اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ

ترجمہ:- ایک مسلمان دُوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔

یہ حدیث کیا ہے؟ ایک مُسلمان کے دوسرے مُسلمان کے ساتھ تعلقات کا ایسا مکمّل مرقع ہے۔ کہ جس سے کوئی تعلق باہر نہیں رہ جاتا:۔

(۱)

جس طرح آئینہ دیکھنے پر چہرہ کے دھبے داغ۔ ہر قسم کی میل کچیل۔ پگڑی کی غلط بندش۔ غرض سب قسم کے عیُوب نظر آ جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے اعمال۔ اپنے افعال۔ اپنے اطوار۔ اور اپنے طور و طریق کے لحاظ سے ایسا اچھا ہو۔ کہ دُوسرا مسلمان اُسے دیکھ کر اپنی غلط روش اپنے غلط طور و طریق پر فوراً آگاہ ہوسکے۔ اور جس طرح آئینہ دیکھ کر فوراً انسان اپنی درستی کر لیتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کو بھی ہونا چاہیئے۔ کہ اُس کی خوبیاں دیکھتے ہی لوگ اپنی غلطیوں کا احساس کرلیں:۔

(۲)

جس طرح آئینہ اپنے دیکھنے والے کو تو اُس کے عیُوب پر مطلع کرتا ہے۔ مگر دوسرے لوگوں کو کسی کے عیب نہیں بتاتا۔ بلکہ ہر شخص کو اُسی کے عیوب پر آگاہ کرتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے بھائی کے عیُوب پر اُسے پوشیدگی میں مطلع کردے۔ تاکہ وُہ اپنی اصلاح کرلے۔ مگر یہ اُس کے لئے جائز نہیں۔ کہ وُہ لوگوں کے سامنے ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردے۔ اور دوسرے لوگوں کو اُس کے عیُوب پر مطلع کرے:۔

(۳)

بعض لوگ باوجود اپنے بھائی میں کسی عیب کے ہونے کے خیر خواہی سے کام نہیں لیتے۔ اور کبھی محبت اور نرمی سے نہیں سمجھاتے۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا۔ عیسٰی بدین خود۔ موسٰی بدین خود۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ یہ طریق محض غلط ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں سچے مسلمان کو آئینہ سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ آئینہ کسی کے سامنے آئے۔ اور اُسے اس کے چہرہ کے داغ اور دھبوں سے آگاہ نہ کرے۔ اسی طرح ایک سچے مسلمان کا فرض ہے کہ وُہ خلوت اور پوشیدگی میں کمال خیر خواہی سے اپنے مسلمان بھائی کو اُس کی قابل اصلاح غلطیوں کی طرف توجہ دلائے۔ اور اسے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کرے:۔

(۴)

جس طرح آئینہ اپنے دیکھنے والے کو اُس کے چہرہ کے عیُوب پر آگاہ کرتا ہے اس کی خوبیوں کو بھی وُہ ظاہر کرتا ہے یہ نہیں ہوتا۔ کہ پگڑی کی غلط بندش کا تو آئینہ سے پتہ لگ جائے۔ مگر درست بندش کا پتہ نہ لگے۔ یا چہرہ کی بدصُورتی یا میلا ہونے اور داغ دھبے تو آئینہ بتادے۔ مگر خوبصُورتی یا چہرہ کا صاف ہونا۔ اور دھبّوں سے پاک ہونا آئینہ ظاہر نہ کرے۔ کیونکہ آئینہ جس طرح عیُوب پر مطلع کرتا ہے۔ خوبیوں پر بھی اُسی طرح آگاہ کرتا ہے۔ اسی طرح مسلمان کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ اپنے مسلمان بھائی کے نقائص کا ہی آئینہ ہو۔ بلکہ اس کی خوبیوں کا بھی معترف ہو۔ اور جس طرح اُس کے نقائص بیان کرکے اُس کے دل کو زخمی کرنا۔ مگر اصلاح اور تنبیہ کے لئے ایسا کرتا ہے۔ یہ بھی اس کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے مسلمان بھائی کی خوبیوں کا بھی ذکر کرے۔ تاکہ اس کا دل خوش ہو۔ اور وُہ آگے سے بڑھ کر اُن خوبیوں پر قائم ہو جائے۔ ورنہ جس بچے کی ہمیشہ غلطیاں نکالی جائیں۔ اور اچھا پڑھے۔ اچھا لکھے پر اسے شاباش نہ دیجئے۔ وُہ کبھی ترقی نہیں کرسکتا:۔

(۵)

جس طرح آئینہ چہرہ کے عیُوب صرف اُسی وقت دکھاتا ہے۔ جب وُہ چہرہ کے سامنے ہو۔ لیکن جب اُسے چہرہ کے سامنے سے ہٹا لیا جائے۔ اُس وقت آئینہ میں وُہ عیُوب قائم نہیں رہتے۔ اسی طرح ایک مسلمان جب کسی دُوسرے مسلمان سے ملے۔ اور اس میں کوئی عیب یا غلطی پائے۔ تو آئینہ کی طرح خاموشی سے اس پر ظاہر کردے۔ مگر یہ نہ کرے کہ جب اُس سے جُدا ہوکر گھر جائے۔ تب بھی اس کے دل میں دُوسرے مسلمان کے عیُوب جاگزیں ہوں۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ اس کا دل اپنے بھائی کی طرف سے آئینہ کی طرح ہر قسم کے گرد و غبار سے بالکل صاف ہو:۔

میں نے اس بارے میں اپنے شیخ اور اُستاد نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو بے نظیر پایا۔ وُہ فرماتے تھے۔ کہ میں جب سونے لگتا ہُوں۔ تو اپنے دل کو غم و غصّہ۔ کینہ اور رنجش سے بالکل صاف کرکے سوتا ہُوں۔ اور دن کو کسی شخص سے کسی بات کی وجہ سے طبیعت میں خواہ کس قدر غصّہ اور رنج کیوں نہ ہو۔ سوتے وقت اس کی طرف سے دل بالکل صاف کرلیتا ہُوں۔ سُبحان اللہ۔ میرا شیخ کیسا بے نظیر شخص تھا۔ اے اللہ! کروڑ در کروڑ رحمتیں اُس پاک اور بے نظیر وجود پر مجھ عاجز اور بے سرمایہ شخص کی طرف سے نازل فرما۔ کہ میری گردن اس کی بیعت۔ اُس کی شاگردی اور اس کے احسانات کے بار سے دبی پڑی ہے۔ اور مجھے توفیق عطا فرما۔ کہ جس طرح میں نے اپنے شیخ سے علم دین سیکھا میں بھی اُس کی اولاد میں سے کسی فرد کو وُہ کچھ سکھا سکوں۔ جو مجھے آتا ہے آمین۔ یا رب العالمین۔

"پیغام صلح" کے چیلنج کا جواب ہو چکا

"پیغام صلح" نے اپنی اشاعت ۱۷ جنوری میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے ایک مضمون پر جو ۱۵ جنوری کے الفضل میں شائع ہوا۔ بڑی تحدی اور جوش کے ساتھ یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر غیر مبایعین نے "کلب یموت علی کلب" والا الہام کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے پر چسپان کیا ہو۔ تو اس کا ہمارے کسی اخبار یا صحیفہ سے ثبوت پیش کیا جائے۔ اس چیلنج کا جواب خاکسار کی طرف سے "الفضل" ۲۵ جنوری کی اشاعت میں مفصل شائع ہو چکا ہے۔ میں نے اس مضمون میں بتایا تھا۔ کہ اہل پیغام نے تقریری اور تحریری ہر دو طرح اس الہام کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے پر چسپاں کیا۔ اور نہ صرف اپنی مجلسوں میں شیخ غلام محمد صاحب مدعی مصلح موعود کی پیشگوئی کا چرچا کرکے خوشیاں منائیں۔ بلکہ اس بےہُودہ اور لایعنی پیشگوئی کو جو شیخ غلام محمد صاحب کی طرف سے کی گئی تھی اپنے اخبار پیغام صلح میں تفصیل کے ساتھ شائع کرکے اور اس پر ناگوار رنگ میں حاشیہ آرائی کرکے اس پیشگوئی کے ساتھ اپنی عملی ہمدردی کا تحریری ثبوت بھی پیش کیا۔ باقی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنے مضمون میں خود ہی یہ صراحت فرما دی تھی۔ کہ اہل پیغام نے اس معاملہ میں اپنا پہلو بچاتے اور منہ چھپاتے ہُوئے حملہ کیا ہے۔ اور اہل پیغام کا یہ چیلنج بھی اسی منہ چھپانے والی کوشش کا ایک حصہ ہے:۔

بہرحال ہم "پیغام صلح" کے جواب میں تحریری اور زبانی ہر دو قسم کے ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ اور ہمارے دلائل کی طرف سے کامل اعراض کرکے پیغام صلح کا اب تک یہی کہتے چلے جانا کہ ہمارے چیلنج کا جواب نہیں دیا گیا۔ اس کا کوئی علاج نہیں۔ الغرض ہم "پیغام" کے چیلنج کا کافی و شافی۔ زبانی و تحریری صورت میں جواب دے چکے اور دیکھنے والے دیکھ چکے ہیں۔ کہ چیلنج کا سارا ہوائی قلعہ ٹوٹ چکا ہے۔ اب اگر "پیغام صلح" میں ہمت ہے۔ تو ہمارے ان دلائل کا جواب پیش کرے۔ جو ہم اس کے چیلنج کے جواب میں دے چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی ہم ممنون ہونگے۔ اگر "پیغام صلح" مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے اس خطبہ کو بھی پبلک میں لے آئے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۱۵- نومبر ۱۹۴۰ء کو زیر بحث امر کے متعلق دیا تھا۔ مگر بعد میں کسی مصلحت سے اس کی اشاعت روک دی۔ ہمیں خیال ہوتا ہے۔ کہ یہ خطبہ بھی ہمارے دلائل میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ اور اس خیال کی تقویت مزید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ جب ہم اخبار پیغام صلح

سنہ ۱۹۴۱ء کا سال اور احمدی احباب کا فرض

زمانے کا ہر دور اپنے ساتھ نئی امنگیں۔ نئے ارادے اور نئے فرائض لاتا ہے۔ انسان ارادہ کرتا ہے۔ کہ گزشتہ کوتاہیوں اور کمیوں کو دُور کرے۔ اور آئندہ ترقیات اور مقام بلند حاصل کرنے کے لئے نئی اور بہتر تجاویز کو عمل میں لائے۔ لیکن حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے اکثر دفعہ انسان غلط ارادے کر لیتا ہے۔ اور ان کے حصول کے لئے نامناسب تدابیر اختیار کرتا ہے۔ یا اس کے ارادے اور تدبیروں تو کوئی سقم نہیں ہوتا۔ لیکن کسی مخفی اثر کے ماتحت جب وہ اپنے زعم میں کامیابی کے قریب پہونچ رہا ہوتا ہے درحقیقت وہ کامیابی سے دور۔ ناکامی کے گڑھے کے کنارے پہونچ جاتا ہے۔ اور ایک ہی جنبش میں اس قعر مذلت میں گر پڑتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کی عمر پر ایک سال گزر چکا۔ اور اس کی عمر بڑھ گئی ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر یعنی اگر زمانہ کو شہادت کے طور پر دیکھا جائے۔ تو انسان ہر لمحہ خسارے اور گھاٹے کی طرف جا رہا ہے اس کی عمر دراصل بڑھتی نہیں۔ بلکہ ہر گھڑی اس کو موت کے قریب کر رہی ہے۔ اور اس کے کام کرنے اور فائدہ پہونچانے کے زمانہ کو ایک تیز تلوار کی طرح کاٹ کاٹ کر پھینک رہی ہے۔ لیکن ایک وہ گروہ ہے۔ جو اس کاٹنے والی تلوار کی کاٹ سے محفوظ ہے۔ یعنی الا الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات والا۔ وہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے۔ اور اپنے نیک اور مناسب حال اعمال سے اپنے ایمان کے درخت کو سینچ کر اس کو مضبوط اور تناور بنا دیا ہے۔ وہ خسارے میں نہیں۔ کیونکہ ان کا ہر لمحہ ان کو موت سے قریب کر رہا ہے۔ جب وہ ہر قسم کے خسارے سے مخلصی پا کر اور ہر قسم کی آلائشوں سے پاک و صاف ہو کر رضوان یار کا تاج پہنیں گے اور اپنے ہی ایمان اور اعمال سے تیار کردہ تناور اور سایہ دار درخت کے نیچے ابدی راحت و سرور کے ساتھ بسیرا کریں گے۔

مقام شکر

ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے۔ کہ کامیابی کے حصول اور ناکامی و خسران سے بچنے کے تمام ذرائع ہمارے رحیم و کریم خدا نے ہمارے لئے مہیا فرما دیئے۔ ہمیں اپنی زندگی کے لئے کسی مقصد اور نصب العین کی تلاش کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارے مولیٰ نے ہماری آسانی کے لئے وہ خود ہمارے لئے مقرر فرما دیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جو مقصد رب العالمین ہمارے لئے تجویز فرمائے۔ وہی سب مقاصد سے اعلیٰ و انسب ہے۔ پھر اگر مقصد صحیح بھی ہو لیکن اس کے حصول کے ذرائع اور تدابیر مناسب حال نہ ہوں۔ تو بھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ لیکن خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے لئے اس مشکل کو بھی خود ہی حل فرما دیا ہے۔ اور اس بلند مقصد کے حصول کے ذرائع بھی خود ہی بتا دیئے ہیں۔ اور ان کو اختیار کرنے کے لئے خود ہی ہماری راہ نمائی فرما دی ہے لیکن صحیح مقصد اور صحیح ذرائع کے معلوم ہونے کے باوجود بھی ایک روک ہے۔ جو انسان کو ترقی کی طرف جانے سے باز رکھتی ہے اور وہ اس کے علم اور طاقت کا محدود ہونا ہے۔ بسا اوقات وہ ایک کام کو کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اپنی بے بضاعتی اور ضعیف البنیانی کی وجہ سے اس کار خیر کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہونچا سکتا۔ اسی طرح بہت دفعہ اس کی کم علمی اور ناواقفی اس کی کامیابی کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہماری راہ سے ایک روک کو بھی اٹھا دیا۔ اور اسلام کے ذریعہ ہمیں بتا دیا۔ کہ اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اختیاری۔ اور دوسرے غیر اختیاری۔ پس اگر تم ان اعمال میں جو تمہارے اختیار میں ہیں کوتاہی نہیں کرو گے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے فضل سے وہ اعمال جو تمہارے اختیار میں نہیں خود کرے گا۔

ہماری زندگی کا مقصد

اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کونسا بلند مقصد ہے۔ جو ہمارے خدا نے ہمارے لئے مقرر فرمایا۔ اور جس کے حصول میں ہمارے لئے ہر قسم کی کامیابی اور برکت رکھی۔ وہ مجملاً خدا تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی تمام بڑے اور چھوٹے انسانوں کی پیدائش کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ عبودیت کی چادر اوڑھ لیں۔ ایک طرف تو وہ خدا تعالےٰ کی محبت اور کامل اطاعت و فرمانبرداری میں فنا ہو جائیں۔ اور ہر حکم جو بارگاہ ایزدی سے صادر ہو۔ اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ مخلوق جو عیال اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کا کنبہ ہے، سے محبت اور شفقت کا برتاؤ کریں۔

ہماری ذمہ واریاں

ہماری زندگی کا یہ مقصد ہم پر مختلف جہات سے ذمہ واری عائد کرتا ہے پہلی وہ ذمہ واری ہے۔ جو ہمارے اپنے نفس کی طرف سے ہم پر عائد ہوتی ہے۔ یعنی اپنے آپ کی روحانی اور جسمانی نگہداشت اور ہر قسم کی ذاتی ترقی اور برتری کے حصول میں کوشاں ہونا۔ دوسری ذمہ واری وُہ ہے جو ہم پر قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے متعلق عائد ہوتی ہے۔ یعنی ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا ان کی دینی و دنیوی ضرورتوں میں مدد کرنا۔ پھر اس سے وسیع حلقہ اس ذمہ واری کا ہے جو قوم اور ملک کی طرف سے ہم پر عائد ہوتی ہے۔ یعنی قومی ضرورتوں کے لئے اپنی جان مال۔ قلم اور لسان سے مدد کرنا قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینا اور ملک کی بیرونی اور اندرونی امن و امان اور ترقی کے لئے کوشش کرنا۔ اس کے بعد وہ ذمہ واری ہے۔ جو تمام بنی نوع انسان کی طرف سے بلا لحاظ مذہب و ملت اور ملک و قوم عائد ہوتی ہے۔ یعنی ہمارے ہاتھوں سے کسی انسان کو دکھ نہ پہونچے۔ اور ہم کسی خیر سے خواہ وہ دنیوی ہو یا اخروی جنس انسانی کو محروم نہ رکھیں۔ بلکہ ہر ضرورت کے وقت اعانت کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور ہر دکھ اور تکلیف میں ہمدردی و غمخواری کے لئے بیتابانہ آگے بڑھیں۔

پھر اس کے بعد وہ ذمہ واری ہے جو تمام مخلوق خدا کی طرف سے خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان لایعقل خواہ وہ زمین پر رینگنے والے جانور ہوں یا ہوا میں اڑنے والے پرندے ہم پر عائد ہوتی ہے ہمارے آقا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ۔ یعنی تمام مخلوقات خدا کا کنبہ ہے۔ پس وہی خدا تعالےٰ کا سب سے زیادہ محبوب ہے۔ جو اس کے کنبے کے ساتھ احسان کا سلوک کرتا ہے۔ پس تمام خلق اللہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا خدا تعالےٰ کی محبت کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ پھر سب سے آخر وہ ذمہ واری ہے۔ جو ہمارے خدا کی طرف سے ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اور یہ ذمہ واری سب سے اول بھی ہے۔ اور سب سے آخر میں بھی کیونکہ دوسری تمام ذمہ واریاں بھی اس میں آجاتی ہیں۔

پس جب تک ہم ان تمام ذمہ واریوں سے جن کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے عہدہ برآ نہیں ہوتے۔ ہم اپنی زندگی کا حقیقی مقصد پورا کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے اس بلند مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جس کے بعد کوئی تنزل کوئی حزن اور کوئی خوف نہیں۔ لیکن اس کے علاوہ اور ذمہ واریاں اور فرائض بھی ہیں جو ہم پر ہماری جماعت کے فرد کی حیثیت سے اور موجودہ حالات کے تقاضے کے ماتحت عائد ہوتے ہیں۔

بحیثیت احمدی ہماری ذمہ واریاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض خدا نے یحی الدین و یقیم الشریعۃ بیان فرمائی ہے۔

یعنی مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا۔ اور شریعت کا قیام کرے گا۔ پس یہی وہ مقصد ہے۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے جماعت کا تمام نظام اور احباب جماعت کی تمام کوششیں وقف ہیں۔ خواہ وہ نظام تحریک جدید کے انیس مطالبات کی شکل میں ہو۔ یا انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی صورت میں۔ بہر حال یہی مقصد ہے جسے حاصل کرنا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایسا رہنما عطا فرمایا ہے۔ جو اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالےٰ سے علم پاکر ذرائع بتاتا ہے۔ پس اس کی ہر آواز پر لبیک کہنا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کے ہر ایک حکم کو بسر وچشم قبول کرنا ہمارے لئے موجب ترقی اور نجات ہے۔ ہم اپنے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے احکام وارشادات کی کلی طور پر پیروی کریں۔ اگر حضور ایک کھانا کھانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔ تو ہماری اطاعت کا یہ حال ہونا چاہئیے کہ دوسرے کھانے کو ہمارا حلق قبول نہ کرے بلکہ باہر پھینک دے۔ اگر سادہ لباس کا ارشاد ہو۔ تو ہماری سادگی کا یہ حال ہو۔ کہ ہمیں دیکھ کر دوسروں کو اپنی آرائش سے گھن آنے لگے غرضیکہ ہماری ہر حرکت وسکون حضور کے احکام کے ماتحت ہو۔ اگر ہماری اطاعت وفرمانبرداری اس درجہ تک پہونچ جائے۔ تو یقیناً ہمارے ذریعہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

تبلیغ احمدیت

پھر دوسری اہم ذمہ واری لوگوں تک پیغام حق پہونچانا ہے۔ تبلیغ کا کام وہ بابرکت کام ہے۔ جو خود انبیاء کا فرض ہے۔ ہر نبی مبلغ ہے۔ پس جو شخص بھی اس مقدس فریضے کو ادا کرتا ہے۔ گویا وہ اپنی مشابہت خدا کے انبیاء کے ساتھ پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں کا وارث ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب کا خاص مقام پاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے الہاماً فرمایا۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" پس جو شخص بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام اور تعلیم کو دنیا میں پھیلاتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا کام کرتا ہے۔ اور یہ مسلم ہے۔ کہ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو خدا تعالےٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ۔ یعنی اگر تم خدا تعالےٰ کی مدد کروگے۔ تو خدا تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا۔ پس تبلیغ خدا تعالےٰ کا قرب پانے اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس مقدس فریضے کو ادا کرکے اپنے مولیٰ کا قرب اور نصرت حاصل کرتے ہیں۔ پھر تبلیغ سے دو اور فائدے بھی ہیں۔ ایک اس سے علم حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ لازماً اس کو مختلف قسم کے اعتراضات بھی سننے پڑتے ہیں۔ اور ان کے جوابات معلوم کرنے پڑتے ہیں۔ اس طرح اس کا علم روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ دوسرا فائدہ اپنی تربیت و اصلاح کا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص تبلیغ کرتا ہے اور دوسروں کی غلطیاں اور کمزوریاں ان پر ظاہر کرتا ہے۔ تو اگر وہ خود بھی کمزوریوں میں مبتلا ہے۔ تو اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے۔ اور اس کو وہ عیوب چھوڑنے پڑتے ہیں۔ پس تبلیغ ایک بہت ہی بابرکت فریضہ ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو ادا کرنا چاہئیے اور اس سال ہمیں ارادہ کرنا چاہئیے۔ کہ گذشتہ تمام کوتاہیوں اور کمیوں کو دور کریں۔ اور جن کو مہینہ یا دو مہینہ کی رخصت مل سکتی ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اسے تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ اور جن کو رخصت نہیں مل سکتی۔ وہ اپنے طور پر فارغ اوقات میں اس فریضہ کو ادا کریں۔

تفسیر کبیر کے معارف کی اشاعت

ایک اور اہم بات جو اس سال جماعت کے لئے ضروری ہے وہ اس مقدس کلام کی اشاعت ہے۔ جو اس سال حضرت امیر المومنین کے مقدس وجود سے ہم کو میسر آیا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ یعنے تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم کا علم حاصل کرے۔ اور پھر اس کو دوسروں تک پہونچائے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اس قرآن پاک کی تفسیر۔ ہاں وہ تفسیر جو خدا تعالےٰ کی خاص مدد اور تائید سے لکھی گئی ہے۔ اور جس میں تمام مشکلات ومعضلات کا حل ہے اس سال ہم اپنے ہاتھوں میں دیکھتے ہیں پس ہمیں چاہئیے۔ کہ اس پاک کلام کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور ہمارے مقدس امام کی روحانی طاقت اور تعلق باللہ کی ایک زندہ مثال۔

وصیت کریں

پھر گذشتہ سال ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی وصیت شائع فرمائی۔ جس سے ہمیں بہت بڑا سبق ملتا ہے۔ کہ وہ وجود جس کا ذرہ ذرہ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ ہوتا ہے۔ اور جو اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ کے ماتحت اس بات کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ کہ اس دنیا میں رہیں اور دنیا کو ایسے وجودوں کی ہر وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جب وہ بھی ایک دن اس دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ پس ہمیں چاہئیے کہ اپنے مولیٰ کو راضی کریں۔ اور ہر وقت اسی فکر میں لگے رہیں کہ کہیں ہمارا خدا ہم سے ناراض نہ ہو جائے اور ہمارا انجام اس حالت میں ہو۔ کہ خدا کے فرشتے سلامتی کا تحفہ لئے ہوئے ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں۔ لیکن یہ مقام حقیقی قربانیاں کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا ہمیں چاہئیے کہ کم از کم حضور کی اس وصیت کی یاد میں اس سال ہم بھی وصیت کریں۔ تاکہ ہم اپنی ایمانداری پر مہر لگالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت صفحہ ۱۲ پر فرمایا ہے کہ "بلاشبہ اس (خدا) نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں" پس ہم میں سے ہر ایک کو جسے ابھی تک وصیت نہیں کی یہ ارادہ کرلینا چاہئیے۔ کہ اس سال اپنے آقا کی وصیت کی یاد میں وہ بھی وصیت کرکے اپنی ایمانداری پر مہر ثبت کرے گا۔

قادیان میں مکان بنائیں

پھر ہم میں سے جس نے قادیان کی مقدس زمین میں اپنی مستقل رہائش کا انتظام نہیں کیا وہ اس کی طرف توجہ کرے۔ قادیان میں مکان بنانے سے علاوہ ان برکات اور فوائد کے جو وہاں رہنے سے حاصل ہوتی ہیں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کار خیر سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ کو پورا کرتے ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی بات پوری کرکے ثواب عظیم کے وارث ہوتے ہیں۔ پھر قادیان میں مکان بنانا اقتصادی لحاظ سے بھی خیر وبرکت کا موجب ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

پس یہ نیا سال ہم پر بہت فرائض عائد کرتا ہے۔ اور ان فرائض سے ہم اسی وقت عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ جب ہم استقلال کے

تحقیق الالسنہ کے متعلق پروفیسر چیتن دت صاحب کے چیلنج کا جواب

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بوجہ حکم و عدل ہونے کے جب اس کامل کتاب اور کامل دین کے متعلق فیصلہ فرمایا۔ کہ قرآن کریم کامل کتاب اور اسلام ہی کامل دین ہے وہاں زبانوں کے متعلق بھی آپ نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں بحث کرتے ہوئے عربی زبان کو ام الالسنہ اور کامل زبان ثابت کیا ہے۔ حضور نے عربی زبان کی پانچ ایسی اصولی خوبیاں بیان فرمائی ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہر انصاف پسند آدمی حضور کے فیصلے کو صحیح یقین کرے گا۔ پھر حضور نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ یہ چیلنج دیا ہے کہ "اگر کوئی آدمی یہی پانچ اصولی خوبیاں سوائے عربی زبان کے کسی اور زبان میں ثابت کردے۔ تو میں اسے پانچ ہزار روپیہ دینے کا قطعی اور حتمی وعدہ کرتا ہوں" (ص۱۲) اور یہ حقیقت ہے کہ حضور کی بیان کردہ عربی زبان کی پانچ اصولی خوبیاں عربی کے کامل اور ام الالسنہ ہونے پر بے نظیر اور لاجواب دلائل ہیں۔

پروفیسر چیتن دت صاحب کا مضمون

مگر حال ہی میں دیال باغ آگرہ کے "پریم پرچارک" اخبار کو دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی جس میں پروفیسر چیتن دت صاحب بی۔ اے کا ایک مضمون تیرہ نمبروں میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے کو کئی زبانوں کا ماہر بتا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا دعویٰ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے "ہمارے مرزا صاحب مرحوم و مغفور نے الہام کا نام لے کر کس قدر غضب کیا کہ ۱۲۰ صفحہ کی کتاب لکھ کر انہیں د۔۔۔ الفاظ کا حوالہ بھی نہیں دیا۔ پانچ دس کیا دو تین الفاظ کا حوالہ بھی نہیں دیا۔ انشا پردازی کے سوائے اور لوگوں کو مرعوب کرنے اور دھمکانے کے بلکہ سست کہنے کے سوا کچھ نہیں لکھا۔ اور دعویٰ اس قدر عظیم کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔۔۔ حالانکہ میرے پاس ایسی وجوہات موجود ہیں کہ میں سنسکرت کو ام الالسنہ کا درجہ دوں" (پریم پرچارک ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء) پھر فرماتے ہیں۔ "مجھے اپنے ہر دو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خواجہ کمال دین صاحب) عالم اصحاب کی حالت پر ضرور افسوس آتا ہے کہ اس قدر خفیف علم رکھتے ہوئے حضرت مرزا صاحب مرحوم نے کتاب منن الرحمٰن لکھ کر دنیا کے پیش کردی اور اس ساری کتاب کے ۱۰۴ صفحوں میں ایک لفظ بھی سنسکرت کا رقم نہ فرمایا" (پریم پرچارک ۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء)

پھر لکھتے ہیں "میرے ہر دو قابل حضرات کی فلولاجیکل تحقیقات پر علم کے سچے محققوں کو ہمیشہ ہنسی آئے گی۔ اور حقیقت میں آپ کی بعض باتیں ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہیں (نعوذ باللہ) اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے اصحاب ہی علم تحقیق الالسنہ کو بدنام کرتے ہیں" (۲۴ فروری ۱۹۳۸ء)

پھر اپنی تعریف کرتے ہوئے اور دنیا بھر کو چیلنج دیتے ہوئے لکھتے ہیں "دنیا بھر کے علماء و فضلاء کو میرا چیلنج۔ آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) عربی زبان کے عالم تھے۔ اور عربی خوب لکھ سکتے تھے۔ مگر فلالوجسٹ یعنی محقق زبان نہ تھے اس لئے فلالوجی کے جاننے کا دعویٰ کرنا آپ کی شان کے شایان نہیں۔ میں آپ کو صاف صاف عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ تو کیا دنیا کا کوئی عالم بھی میری مشین گن کے سامنے کھڑا نہیں ہوسکتا" (۱۴ فروری ۱۹۳۸ء) پھر فرماتے ہیں۔ "اگر وہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اس زمانے میں ہوتے اور میرے دلائل قاطع کو سن لیتے تو ہرگز ہرگز کسی کو اس اہم غلطی میں ڈالنے کی سعی نہ فرماتے" (پریم پرچارک ۲۱ مارچ ۱۹۳۸ء)

پھر فرماتے ہیں "عربی فارسی میں مجھے پہلے ہی کافی مہارت تھی سنسکرت بھی میں جانتا تھا یورپ کی زبانوں کی چند کتابیں میں نے لندن سے منگوالیں" (پریم پرچارک ۲۴ جنوری ۱۹۳۸ء)

ان کے علاوہ کئی اقتباسات میں نے درج نہیں کئے جن میں پروفیسر صاحب نے اپنی علمی قابلیت کو سراہتے ہوئے اور اپنے آپ کو کئی زبانوں کا ماہر بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لغو اعتراضات کئے ہیں۔ اور بچوں کی طرح بار بار مگر بے دلیل یہ دعویٰ کیا ہے کہ ام الالسنہ یعنی سب زبانوں کی ماں سنسکرت زبان ہے نہ کہ عربی زبان"

پروفیسر صاحب کے دعاوی

پروفیسر صاحب کے مضمون کے جو اقتباس میں نے درج کئے ہیں ان سے یہ چار باتیں واضح ہوتی ہیں۔

(۱) پروفیسر چیتن دت صاحب بی اے بزعم خود عربی فارسی وغیرہ زبانوں کے بہت بڑے عالم ہیں (۲) انہوں نے اپنے اس مضمون میں سنسکرت زبان کے ام الالسنہ ہونے پر ایسے زبردست دلائل دیئے ہیں جو کہ "مشین گن" کی طرح کسی کو سامنے کھڑا ہونے نہیں دیتے یعنی ان کے دلائل کو بزعم ان کے کوئی توڑ ہی نہیں سکتا۔ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا دعویٰ تو کر دیا۔ مگر دلیل ایک بھی نہیں دی (۴) عربی زبان ام الالسنہ ہرگز نہیں ہوسکتی بلکہ ام الالسنہ سنسکرت زبان ہے۔

پروفیسر صاحب کی عربی دانی

مگر درحقیقت پروفیسر صاحب کے یہ سب دعوے مکڑی کے تار سے بھی زیادہ کمزور اور بودے ہیں۔ آپ کو عربی اور فارسی کا ماہر ہونے کا دعویٰ ہے مگر آپ کا مضمون بتا رہا ہے کہ عربی میں ماہر ہونا تو درکنار آپ عربی کے ابتدائی قواعد سے بھی واقف نہیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں "دیکھئے انگریزی میں ٹال ہے عربی میں طویل ہے جو طول سے نکلا ہے۔ مگر طول کسی مصدر تک نہیں پہنچا۔ سوائے اس عام قاعدے کے کہ جب لفظ ہے۔ اس کو بطور فعل کے بھی استعمال کرسکتے ہیں اور بطور اسم کے بھی (پریم پرچارک ۷ ستمبر ۱۹۳۷ء) حالانکہ یہ دونو باتیں صریحاً غلط ہیں۔ کیونکہ طول کا لفظ فعل اور اسم دونوں ایک ہی صورت میں ہرگز نہیں استعمال ہوتا۔ بلکہ فعل میں طال یَطُوْلُ استعمال ہوتا ہے اور حالت اسم میں طَوِیْل استعمال ہوتا ہے مگر پروفیسر صاحب اسے دونو حالتوں میں طول بتا رہے ہیں۔ پھر یہ بھی غلط ہے کہ یہ مصدر تک نہیں پہنچا۔ کیونکہ طُوْل خود مصدر ہے جب کہ اقرب الموارد میں لکھا ہے۔ الطُّوْلُ بالضمۃ مصدر ۔۔۔ یعنی طُول کا لفظ ضمہ کے ساتھ مصدر ہے اور یہ مصدر فعل طال۔ یطول کا ہے۔ یہ پروفیسر صاحب کی عربی قابلیت کا پہلا ثبوت ہے اور دیکھئے آپ فرماتے ہیں "سنسکرت میں ہنسی کے لئے دو لفظ ہیں ایک ہے ہس جس سے عربی کا ہزا بنا اور استفعال کے بحر میں آکر وہی ہزا استہزا ہوجاتا ہے" (۱۱ جولائی ۱۹۳۸ء) حالانکہ استفعال کسی بحر کا نام نہیں بلکہ ایک باب کا نام ہے اور بحر اور باب میں کوئی باہمی ربط یا نسبت ہی نہیں کیونکہ بحر کا تعلق علم عروض سے ہے اور باب کا تعلق علم الصرف سے ہے۔ مگر پروفیسر صاحب مذکور کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ بحر اور باب میں کیا فرق ہے۔

اور دیکھئے آپ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "انہوں نے تضییع الحرب یعنی جنگ۔ وجدل کو ضائع کرنا اور معدوم کرنا مناسب خیال فرما کر اس کو موقوف کرنے کی کوشش روا رکھی" (۲۱ مارچ ۱۹۳۸ء) کتاب الصرف اور عربی کی دوسری کتاب پڑھنے والا

ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شخص فیروز الدین امرتسر میں رہتا ہے۔ جو مختلف طریقوں سے روپیہ حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔ اس کا سالا خلیل احمد بھی اس کے ساتھ ہے۔ اول الذکر معہ اپنے تمام کنبہ کے کئی مذاہب تبدیل کر چکا ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب جماعت احمدیہ ان دونوں کے دھوکے سے محتاط رہیں۔ ناظر امور عامہ

ریویو آف ریلیجنز انگریزی کیلئے درخواست

ایک بنگالی ہندو طالب علم اپنے نام رسالہ ریویو انگریزی جاری کرانا چاہتا ہے۔ لیکن اس قابل نہیں کہ اس کی قیمت رعایتی ۳/۰ روپے بھی ادا کر سکے۔ اگر کوئی مخلص دوست اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے سعی فرمائیں۔ تو عند اللہ ماجور ہونگے۔ ایک روپیہ سالانہ طالب علم مذکور خود ادا کرنے کو تیار ہے۔ منیجر ریویو انگریزی قادیان۔

تربیتی رپورٹ فارم کے متعلق آراء بھیجی جائیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر امراء۔ پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کا نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام ایک جلسہ کر کے بعض امور کے متعلق مشورہ لیا گیا تھا۔ ان امور میں سے ایک تربیتی رپورٹ فارم تھا۔ کہ اس میں کسی تغیر و تبدیل کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس کیلئے احباب کو رپورٹ فارم دیئے گئے تھے۔ تاکہ واپسی پر غور کر کے۔۔ اپنا اپنا تجربہ بھی تحریر فرمائیں۔ لیکن ابھی تک کسی دوست کی طرف سے اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ براہ کرم احباب جلد از جلد اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

طالب علم بھی جانتا ہے۔ کہ باب تفعیل کا مصدر تفعیل کے وزن پر ہی آتا ہے۔ اور اسی قاعدہ کے مطابق صَنَّعَ فعل کا مصدر تَصْنِیْع آئے گا۔ نہ کہ تَصْنِیْع مگر پروفیسر صاحب نے اسے تصنیع لکھ کر اپنی عربی دانی کا ثبوت دیا ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔ تو یہ بھی صحیح نہیں ایک تو اس لئے کہ جو انسان فعل طال یطول کے استعمال اور اس کے مصدر کو بھی نہ جانتا ہو۔ اور پھر جو شخص عربی کے باب اور بحر کی حقیقت سے بکلی ناواقف ہو۔ اس کا باب تفعیل کے بارے میں غلطی کرنا کونسی حیرت انگیز بات ہے۔ دوسرے اسی پرچے میں انہوں نے اپنے پہلے مضمون کی کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کر دی ہے۔ اگر یہ بھی کتابت کی غلطی ہوتی تو یقیناً اگلے پرچے میں اس کی تصحیح فرما دیتے مگر انہوں نے اس کی تصحیح بالکل نہیں فرمائی۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ تصنیع کو تصنیع لکھنا کتابت کی غلطی نہیں۔ بلکہ پروفیسر صاحب کی کم علمی کا نتیجہ ہے۔

سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے دلائل

اب میں پروفیسر صاحب کے دوسرے دعوے کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں کہ کیا فی الحقیقت انہوں نے سنسکرت زبان کے ام الالسنہ ہونے پر ایسے زبردست دلائل دیئے ہیں۔ جن کا جواب کوئی دے ہی نہیں سکتا" اس کے متعلق اختصار کے ساتھ تو یہی عرض کرتا ہوں۔ کہ جس طرح ان کا پہلا دعوے بے دلیل اور صداقت سے خالی ہے۔ ویسے ہی یہ دعوے بھی ہے۔ میں نے ان کے مضمون کو ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار بنظر غور پڑھا ہے۔ مگر اس میں ایک دلیل بھی انہوں نے ایسی نہیں دی جس سے سنسکرت زبان کا سب زبانوں سے زیادہ خوبیوں والی اور ام الالسنہ ہونا ثابت ہوتا ہو۔ کسی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ سب سے پہلے اس زبان کے اصول و قواعد کو کامل ثابت کیا جائے اور ایسے اصولی اوصاف اس زبان میں بتائے جائیں جو کسی اور زبان میں نہ پائے جاتے ہوں۔ ان اصولی خوبیوں کو بیان کرنے کے بعد اس کے مفردات کو بھی اصولی طور پر کامل ثابت کیا جائے۔ مگر پروفیسر صاحب نے سنسکرت زبان کی ایک بھی اصولی خوبی بیان نہیں کی۔ البتہ الفاظ کی بحث میں صفحوں کے صفحے سیاہ کر ڈالے ہیں۔ حالانکہ لفظی بحث بمنزلہ پتوں کے ہے۔ اور کسی درخت کا باقی سب درختوں سے اچھا ہونا اس کے پتوں سے ثابت نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اس کے لئے پھلوں کو دیکھا جاتا ہے اور زبان کے پھل اس کی اصولی خوبیاں ہوتی ہیں۔ جن کی طرف پروفیسر صاحب نے توجہ ہی نہیں فرمائی۔ ہاں ایک بات ضرور ہے۔ جس کو انہوں نے بڑے فخر سے پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ سنسکرت زبان میں محض پانی کے ایک سو نام آتے ہیں۔ اس لئے یہ ام الالسنہ ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ سنسکرت کی خوبی نہیں بلکہ ایک نقص ہے۔ کیونکہ یہ تو کسی زبان کی خوبی مانی جا سکتی ہے۔ کہ اس نے ایک چیز کے سو یا دو سو نام اس چیز کے مختلف اوصاف کی بنا پر رکھے ہیں۔ مثلاً ایک مطلق پانی کو ظاہر کرنے والا نام دوسرا کھارے پانی کو بتانے والا نام علیٰ ہذا القیاس بے شک یہ ایک خوبی ہے۔ جس سے ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں زبان ہر قسم کی باریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور وہ ہر قسم کے مطالب اپنے مفردات سے ادا کر سکتی ہے۔ مگر بدقسمتی سے سنسکرت زبان اس سے بالکل خالی ہے وہ جو پانی کے ایک سو نام اس میں آئے ہیں وہ سب کے سب مطلق پانی کے نام ہیں۔ کوئی خصوصیت کسی ایک نام کو بھی حاصل نہیں۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ سنسکرت زبان ایسے لوگوں کی ایجاد کردہ زبان ہے۔ جو اشیاء کے مختلف اوصاف و صفات سے ناواقف تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سنسکرت زبان باریکیوں سے بالکل خالی اور باریک در باریک مفہومات و مطالب ادا کرنے سے بالکل عاجز ہے۔ ایسی حالت میں اسے ام الالسنہ کہنا تو در کنار تعلیم یافتہ اور شہری لوگوں کی زبان بھی نہیں کہا جا سکتا۔ یہی ایک بات پروفیسر صاحب نے اپنے مضمون میں لکھی ہے جس کی حقیقت واضح کر دی گئی ہے

ناصر الدین عبد اللہ ویدبھوشن کاویہ تیرتھ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

روم ۲۸ جنوری۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ کاؤنٹ چیانو کے بعد اٹلی کا وزیر تعلیم اور وزیر پبلک ورکس بھی محاذ جنگ پر چلے گئے ہیں۔ اور انہوں نے پہاڑی دستوں کی کمان سنبھال لی ہے اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ مارشل گریزیانی کو الگ کر دیا گیا ہے۔ البانیہ کا نیا اطالوی کمانڈر یونانیوں پر جوابی حملے کی برابر کوشش کر رہا ہے۔ اور ساٹھ میل لمبے محاذ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ایتھنز ریڈیو کا بیان ہے کہ اس جنگ میں گذشتہ دنوں اصل اطالیہ کو جتنا نقصان ہوا۔ اس جنگ میں پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ انگریزی اور یونانی ہوائی جہاز ان رستوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ جن سے اٹلی والوں کو کمک پہنچ رہی ہے۔ انہوں نے البا سان کے فوجی ٹھکانوں اور اطالوی مورچوں پر بھی زناٹے کے حملے کئے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ مارشل گورنگ کا اخبار جرمنوں کو یہ خبر سننے کے لئے تیار کر رہا ہے کہ اٹلی کی نو آبادیات اس سے چھن گئی ہیں۔ جرمن اب کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ جرمن فوجیں اٹلی پہنچ گئی ہیں۔ کل برمین ریڈیو نے یہ خبر نشر کی۔ اور کہا کہ مسولینی کو جرمن سپاہیوں پر بہت بھروسہ ہے۔ اطالویوں نے ابھی جرمن فوجوں کی آمد کو ظاہر نہیں کیا۔ صرف یہی کہا ہے کہ ہوا باز اور ماہرین آئے ہیں

لنڈن ۲۸ جنوری۔ کل رات یورپ میں امن رہا۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے برطانوی جہازوں نے بھی کوئی حملہ نہیں کیا۔ اور نہ برطانیہ پر حملہ ہوا۔ البتہ دن کے وقت لنکن شائر میں ایک جرمن طیارہ گرا دیا گیا۔

واشنگٹن ۲۸ جنوری۔ برطانیہ کی امداد کے متعلق بل پر غور کرنے والی کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے مسٹر کارڈہل نے کہا کہ جاپان سے سمجھوتہ کی جو بات چیت کی گئی تھی۔ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ چین پر پورا پورا قبضہ چاہتا ہے۔

دہلی ۲۸ جنوری۔ آج یہاں ریلوں کے بجٹ پر غور کرنے کے لئے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جو کل بھی جاری رہے گا۔

دہلی ۲۸ جنوری۔ آل انڈیا ہندو لیگ کا اجلاس ۱۵ فروری کو یہاں ہو رہا ہے۔

جڑانوالہ ۲۷ جنوری۔ گھی خالص -/۸/۵۰ گندم دڑہ ۳/۶/۶ بمبئی میں سونا -/۱/۴۲ اور چاندی -/۶۳ ہے۔ موگا میں چنے -/۲/۳ مونگ ۲/۱۴ اور گھی -/-/۴۴ ہے۔

بخارسٹ ۲۷ جنوری۔ رومانیہ میں نئی فوجی وزارت بن گئی ہے جس میں آئرن گارڈز کا ایک بھی نمائندہ نہیں لیا گیا۔

برلین ۲۸ جنوری۔ ہنگری کے وزیر خارجہ کونٹ چیاکی کے مرنے پر ہٹلر نے وزیر اعظم اور کونٹ کی بیوی کو ہمدردی کے تار بھیجے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ اٹلی میں دور دور تک بغاوت اور بدامنی پھیل گئی ہے۔ میلان میں جرمن خفیہ پولیس کی مدد سے اطالویوں نے ایک سو آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ مسولینی اس وقت جرمنی کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ میلان میں کئی اشتہارات بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔ ایک کا عنوان تھا "جرمنی برباد" دوسرے کا عنوان تھا "مسولینی تم خودکشی کیوں نہیں کر لیتے"۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ میلان اور ٹیورن میں ڈاک تار اور ٹیلیفون پر جرمن فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے اور خبروں پر سنسر بٹھا دیا ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ ارٹیریا میں انگریزی فوجیں دشمن کو بڑی تیزی سے سمندر کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ اس علاقہ میں زیادہ تر ہندوستانی فوجیں کام کر رہی ہیں۔ ابسے سینیا کی سرحد پر بھی اطالوی اپنی چوکیوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ اس علاقہ میں گیارہ سو سے زیادہ اطالوی قید کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ ۱۹ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں انگریزی جہازوں کو جو نقصان پہنچا وہ گذشتہ ہفتہ کے نقصان سے کچھ زیادہ ہے۔ اس ہفتہ میں ۴۸ ہزار ٹن کے جہاز برباد ہوئے جن میں سے ۳۴ ہزار ٹن کے جہاز برطانیہ کے تھے اور باقی برطانیہ کے ساتھی ملکوں کے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ گذشتہ دنوں سپین کے بعض لوگ لنڈن آئے ہوئے ہیں انہیں یہ دیکھ کر بے حد تعجب ہوا کہ لڑائی کے باوجود لنڈن کے لوگوں کے معمولات زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ ہی لنڈن پر ایک منٹ کے لئے بھی بربادی کا رنگ چھایا ہے۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے لنڈن میں جو تہ خانے بنائے گئے تھے۔ انہیں اب زیادہ بہتر بنا دیا گیا ہے۔ اور ان میں لوگوں کے آرام اور ان کی تندرستی کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

دہلی ۲۸ جنوری۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق صاحب نے گذشتہ دنوں مسٹر جناح سے خواہش کی تھی کہ فرقہ وار سوال کے حل کے لئے انہیں آل انڈیا مسلم لیگ یا اس کی کونسل کا اجلاس بلانا چاہئے۔ اس پر مسٹر جناح اور مسٹر فضل الحق میں خط و کتابت ہوئی جسے اب شائع کر دیا گیا ہے۔ مسٹر فضل الحق نے اپنے خط میں لکھا کہ فرقہ وار سوال اگر حل ہو جائے تو تمام جھگڑے دور ہو سکتے ہیں اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ کیوں مسلم لیگ دوسری جماعتوں سے پہلے اس سوال کو حل کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ اگر وہ ایسا کرے تو کامیابی کا سہرا اسی کے سر ہے مسٹر جناح نے جواب میں اس صلح اور سمجھوتہ کے جذبہ کی تعریف کی ہے۔ مگر لکھا ہے کہ جھگڑا کانگریس نے شروع کر رکھا ہے۔ کیونکہ وہ ہندو گروہ سے گورنمنٹ پر یہ رعب ڈالنا چاہتی ہے کہ اسے مسلمانوں کے تعاون کے بغیر آزادی ملنی چاہئے۔ آپ نے کہا جب تک مختلف قومیں آپس میں کوئی سمجھوتہ نہ کر لیں۔ اس وقت تک ہندوستان آئینی ترقی نہیں کر سکتا۔

الہ آباد ۲۸ جنوری۔ سر شفاعت احمد خان صاحب نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر جناح اور گاندھی جی کی ملاقات سے ہندوستان کی گتھی باسانی سلجھ سکتی ہے سر سکندر حیات خان اور سر تیج بہادر سپرو کو چاہئے۔ کہ وہ ان دونوں کی ملاقات کرائیں۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اس وقت ہمارے سامنے سب سے اہم کام یہ ہے کہ ہم متحد ہو کر نازیوں کے ظلم سے اہل دنیا کو بچائیں۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ ماسکو کے ایک مشہور رسالہ نے اس امر پر تبصرہ کیا ہے کہ سال بھر کے عرصہ کے بعد اب لڑائی کی کیا حالت ہے وہ لکھتا ہے برطانیہ کا بحری بیڑہ اتنا مضبوط ہے کہ جرمنی کی ناکہ بندی کوئی اہم نتیجہ نہیں پیدا کر سکی۔ برطانیہ کی ڈاک اور مال تجارت کی آمد و رفت میں بھی کوئی روک نہیں۔ برطانیہ ہوائی حملہ کا سختی سے مقابلہ کر رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو اس کے پاس شکاری جہاز بہت کافی ہیں دوسرے اس کی ہوا مار توپیں زیادہ اچھا کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ ہوائی حملوں کے باوجود لنڈن میں کاروبار باقاعدہ جاری ہے

مدراس ۲۸ جنوری۔ مدراس سے مزید دو لاکھ روپیہ برطانیہ کی ہوائی وزارت کو بھیجا گیا ہے اب تک مدراس کی طرف سے ۲۶ لاکھ روپیہ لنڈن بھیجا جا چکا ہے

نئی دہلی ۲۸ جنوری۔ لیڈی لنلتھگو نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نرسوں کی خاص ٹریننگ کے لئے ایک پوسٹ گریجویٹ کالج کھولا جائے گا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی